مرثیہ ۱۱

جب رن میں ابن شیر خدا حملہ ور ہوا باہر نیام سے سر تیغ دو سر ہوا
چلا یا آفتاب وہ شق القمر ہوا (۱) جو پیش تیغ آیا وہ زیر و زبر ہوا
مولا بڑھے جو تیغ دو پیکر کو تول کر
روح الامیں سپر ہوئے شہپر کو کھول کر

جب ذوالفقار رن میں علم کی حسینؑ نے دکھلائے دو ہلال شہ مشرقین نے
لی داد حرب فاطمہؑ کے نور عین نے (۲) کی مدح حرب فاتح بدر و حنین نے
یہ ہیبت جہاد شہ نیک خو ہوئی
جو ذوالفقار میان سے نکلی سو دو ہوئی

نصرت نے بوسہ لب تیغ و دم لئے بجلی نے ذوالجناح کے جھک کر قدم لئے
اقبال آیا پشت پہ جاہ و حشم لئے زینبؑ کی آہ آئی جلو میں علم لئے
نازاں تھی فتح شاہِ مشرقین پر
قرباں تھی فتح تیغ پہ زہراؑ حسین پر

برچھی جگر پہ تنگ چکی تھی خشک تھا دہن پر دل میں ہفت قلزم جرات سے موجزن
عباسؑ سے بھی چھوٹ چکے تھے شہ زمن (۴) بازو نہ تھا پہ تیغے میں تھا زور پنجتن
برہم صفیں عدو کی یمین و یسار تھیں
دس انگلیاں وہ آپ کی دس ذوالفقار تھیں

جولاں جو مرکب ہنر ایجاد ہوگیا اڑ کر غبار رم سے پری زاد ہوگیا
رن گرد بن کے پہلے ہی برباد ہوگیا (۵) نما یہ تو صید اور وہ صیاد ہوگیا
وہ بال دوش پر تھے کہ قدرت کا جال تھا
گہ حال میں عقاب تھا گاہے غزال تھا

حیرت کا نقشہ چہرۂ کفار بن گیا رہوار پر سوار ہو دیوار بن گیا
تصویر کا سوار ہر اسوار بن گیا (۶) وال برگ حب کا خریدار بن گیا
لڑتے نہ بھاگتے نہ ٹھہرنے بنی انہیں
جاں سے بدن سے سر سے گذرتے بنی انہیں

شمشیر تھی کہ ناخنِ مشکل کشا تھا وہ (۶) دستِ قضا تھا یا کہ اجل کا عصا تھا وہ
الیاس بحرِ فتح کو خضرِ فنا تھا وہ (۷) زخموں سے تنگ کونچوں سے خوب آشنا تھا وہ
بے بار کیوں خمیدہ سرِ ذوالفقار تھا
اعدا کے تن پہ سر تھے یہی اس پہ بار تھا

سایہ سے فرشِ تیغ سے رن میں بچھا دیا سب کو سلا دیا یہ اجل کو جگا دیا
جوہر نے رن کو خوابِ پریشاں دکھا دیا (۸) ہستی و نیستی کو گلے سے ملا دیا
امڈا جو آبِ تیغ تو باراں نظر پڑا
طوفاں میں کشتی کشتی میں طوفاں نظر پڑا

طوفانِ آبِ تیغ دو سر نے اٹھایا سر مثلِ حباب بیٹھ گئے صاف گھر کے گھر
دریا پہ شعلہ ور جو ہوئی تیغ شعلہ ور (۹) گرداب آشنا نے حدت سے سوکھ کر
قیدِ بدن سے مچھلیوں کی جان حُر ہوئی
کشتی صدف کی تختۂ تابوتِ دُر ہوئی

www.emarsiya.com

زخموں سے تیغ گُلِ صد برگ سر بنے ڈھالوں کے پھول کٹ کے گُلِ نیلوفر بنے
کاٹے جو بر تو قدِ شجر بے ثمر بنے (۱۰) ثمرہ یہ پایا ہیمۂ نارِ سقر بنے
وہ تیغ تھی کہ قدرتِ پروردگار ہے
گلچیں بھی باغباں بھی چمن بے بہار ہے

دیکھے جو ذوالفقار یداللہ کے ہنر نرگس نے تیر تیر نے صدقے اتارے پر
قبضے نے تیغ تیغ نے آب آب نے اثر (۱۱) جوشن نے جسم گرز نے سر نیزے نے کمر
جوہر غضب تھا تیغِ شہِ نامدار کا
لوہا سلاح ہی مان گیا ذوالفقار کا

جسم و دہن سے مثلِ نگاہ و زباں گئی شکلِ نیام قلب کے یہ درمیاں گئی
آئی یہاں وہاں سے یہاں سے وہاں گئی (۱۲) اور یہ نہ کچھ کھلا کہ کدھر آئی کہاں گئی
کوئی نہ ذکرِ عیش میں ہے نہ فکرِ موت میں
انگلی کی طرح سب کی زباں بھی سکوت میں

www.emarsiya.com

گہ بھاگنے کا مشورہ گمراہ کرتے تھے (۱۲) دریا میں ڈوبنے کی کبھی چاہ کرتے تھے
پیشِ حسینؑ آ کے کبھی واہ کرتے تھے (۱۳) گہ دیکھتے تھے تیغ کو اور آہ کرتے تھے
کہتے تھے کچھ تو کرتے تھے کچھ اضطراب میں
جس طرح کوئی بھولے سخن کہکے خواب میں

بھاگی سپاہِ شمر یسار و یمین سے بوجہل جیسے حمزہؑ سے اور کفر دین سے
پیدل بِروں سے اڑ گئے اسوار زین سے (۱۴) جلاد چرخ چرخ سے قارون زمین سے
حیران تیغ پہ فلک و شش جہات تھے
دو سر بھی دو زبانیں و دو پیکر دو بات تھے

آخر اٹھایا شور کہ مولا پناہ دے پشت و پناہِ آدم و حوا پناہ دے
اپنے پدر کی گور کا صدقہ پناہ دے (۱۵) بہرِ نبیؐ و فاطمہ زہرا پناہ دے
اکبرؑ کا صدقہ نانا کی امت کو جان دو
عباسؑ نامدار کا صدقہ [illegible] دو

مارا ہے ہم نے آپ کا اک نوجوان پسر حضرت کے نوجوانوں کا ٹکڑے کیا جگر
اصغرؑ کا خوں بہا لو دُر و لعل و سیم و زر (۱۶) شش ماہہ تین روز کا پیاسا نہیں اِدھر
دل سے غبارِ مرگِ برادر نکالئے
سقے ہماری فوج کے سب مار ڈالئے

شہ رو کے بولے توبہ کرو توبہ کیا کہا کیسا قصاص کیسی دیت کیسا خوں بہا
انصاف اب زمانے میں باقی نہیں رہا (۱۷) روزِ جزا کھلے گا کہ یہ کس کا خوں بہا
کیا عقل ہے نہ فرق و بد و نیک سمجھو تم
فوجِ یزید و فوجِ خدا ایک سمجھو تم

یاقوت دو اور اصغرِ نادار کا خوں بہا ماموں کے سامنے تو یہ کہکر کہو ذرا
پوچھو تو اہلِ دل سے بہا کس کا ہے سوا (۱۸) اصغرؑ کے آنسوؤں پہ وہ موتی کریں فدا
ہوں لعل و زر برابرِ اصغرؑ محال ہے
وہ سنگ ہے وہ پانی یہ بانو کا لال ہے

اکبر سا عالم میں یوسفِ ثانی کون ہے   دیکھو تو سہی نبی کی تصویر کون ہے
بھائی سا میرے صاحبِ شمشیر کون ہے   (19) جوہر ہیں ذوالجلال کے شمشیر کون ہے
سقے تو یاں بہت ہیں پر ایسا نہیں کوئی
خیر النسا کے پوتے کا سقا نہیں کوئی

یہ کہہ کے ذوالفقارِ علی کی نیام میں   اور جان ڈال دی بدنِ خامش غلام میں
کی سعی تشنہ کام نے امت کے کام میں   (20) لب کھولے حمدِ خالقِ ذوالاحترام میں
قبلہ کو ہاتھ زخمی برابر اٹھا دیے
آمین کہہ کے کان ملک نے لگا دیے

سوکھی زباں سے بولے یہ مولا گہرفشاں   یارب خوشا وہ بندۂ مسکین و ناتواں
تو اپنی بارگاہ میں بخشے جسے اماں   (21) وہ التجا کرے تو سنے تو کہ مہرباں
ذکرِ دعا مجھے بھی نہایت پسند ہے
پر کیا کروں کہ پیاس سے آواز بند ہے

قابل طوافِ عرش کے میری صدا نہیں   لائق بندہ [illegible] نہیں
بندے بہت ہیں مجھ سے پہ تجھ سا خدا نہیں   (22) تجھ سا سخی نہیں کوئی مجھ سا گدا نہیں
مسکین ہوں غریب ہوں تقصیر وار ہوں
العفو اے کریم بہت شرمسار ہوں

نازاں نہیں ہوں گر تو فدا تجھ پہ کر دیا   تو ہی نے اقربا دیے تو نے ہی گھر دیا
کیا فخر اس پہ سر تجھے تحفہ اگر دیا   (23) تو ہی نے حوصلہ دیا تو نے ہی سر دیا
کچھ نذر میں نہیں تجھے دینے کو آیا ہوں
خط شیعوں کی نجات کا لینے کو آیا ہوں

ناگاہ شش جہت میں خروشِ بکا ہوا   اک رقعہ آسمان سے آیا اترا ہوا
دستِ دعائے شہ پہ وہ رونق فزا ہوا   (24) اور نعرہ زن منادیِ عرشِ خدا ہوا
دیکھو تو سرنوشت شہِ مشرقین کو
مصحف نبیؐ کو آیا صحیفہ حسینؑ کو

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

پڑھنے لگے وہ شقۂ قدرت شہ امم　　دیکھا تو خط سبز سے مضمون تھا رقم
شبیر اپنے عز و شرف کی ہمیں قسم (۲۵)　　زہراؑ سے بھی زیادہ تجھے چاہتے ہیں ہم
ہم فخر تیری ذات پہ کرتے ہیں اے حسینؑ
تجھ سے ہمارے کام سنورتے ہیں اے حسینؑ

کیا عجز و انکسار و تضرع ہے مرحبا　　آتی ہے فقرے فقرے پہ اللہ کو حیا
ہے مجھکو آرزو کہ سنے حق مری صدا (۲۶)　　پیچیدہ عرش میں تیری آواز ہے سدا
ہم تو ترے کلام کے مشتاق رہتے ہیں
جب تو سوال کرتا ہے لبیک کہتے ہیں

تو کبریا کا عاشق جانباز ہے حسینؑ　　تو انبیا کا وارث اعجاز ہے حسینؑ
سجدہ تری جبیں سے سرافراز ہے حسینؑ (۲۷)　　کعبہ ترے طواف سے ممتاز ہے حسینؑ
ایماں تیری جان تو زہراؑ کی جان ہے
قرباں تری زباں کے تو میری زبان ہے

www.emarsiya.com

معشوق تم نبیؐ کے ہو عاشق اللہ کے　　مالک ہو نیک و بد کے سفید و سیاہ کے
حاکم جو صبح و شام کے خورشید و ماہ کے (۲۸)　　منصف ہو دین و کفر و ثواب و گناہ کے
یہ رتبہ انبیائے سلف کو دیا نہیں
ایسا کسی کو پیار خدا نے کیا نہیں

وعدے کے ساتھ وعدہ برابر ہوا تیرا　　یعنی خطاب شافع محشر ہوا تیرا
بے دستخط وہ خون کا محضر ہوا تیرا (۲۹)　　اقرار نامہ داخل دفتر ہوا تیرا
مرقوم اپنا نام تھا تم نے فقط کیا
لو ہم نے سیدالشہدا دستخط کیا

سب زیر عرش حشر کو ہوں گے برہنہ پا　　پر ہم کریں گے نور کا منبر تجھے عطا
اب فکر کر نہ ہدیہ کی اے فخر انبیا (۳۰)　　روز جزا بر آئیگا یہ دل کا مدعا
وہ نذر دے گا تو کہ نبیؐ سارے رو دینگے
ستر دو تن کے سر تیرے ہمراہ ہووینگے

www.emarsiya.com

پڑھتے ہی یہ عبارت فرمان ذوالجلال — چہرہ ہوا علیؑ کے گھر کا خوشی سے لال
اور فوج موجزن ہوئی طوفاں کی مثال (۳۱) — بولے صفوں سے بڑھ کے نقیبان بدخصال
ہاں شیرو اپنے جدّ و پدر پر نظر کرو
اب زیر تیغ شیر خدا کا جگر کرو

جب رن میں گوشوارۂ عرش بریں گرا — یعنی ستارۂ فلک شرعؑ و دیں گرا
بے ہوش ہو کے سدرہ سے روح الامیںؑ گرا (۳۲) — نخل تھا سوار دوش رسولؐ مبیں گرا
تسلیم کی اجل نے شہ کربلائی کو
ستر ہزار آ گئے ملک پیشوائی کو

یہ سن کے حملہ ور ہوئے کفار لاکھہاں — اک دل نبیؐ کا اور دل آزار لاکھہاں
اک گل علیؑ کے باغ کا اور خار لاکھہاں (۳۳) — اک یوسف بتول خریدار لاکھہاں
رن میں علیؑ کا اختر امید گر پڑا
خورشید [illegible] گر پڑا

اب یوں بیاں کرتا ہے راوی بحال زار — گرتے ہی زخم پھٹ گیا دل ہو گیا فگار
جلتی زمیں پہ لوٹتے تھے ہو کے بے قرار (۳۴) — اور یا علیؑ زباں سے جاری تھا بار بار
فوارے چھٹ رہے تھے تن چاک چاک سے
اک رخ بھرا تھا خون سے اور ایک خاک سے

بسمل تھا یوں زمین پہ وہ خاصۂ الٰہ — اور تیغ کھینچے مستعد ذبح تھی سپاہ
ہو جمع در پہ بی بیاں کہتی تھیں آہ آہ (۳۵) — پھرتے تھے ننھے بچے سراسیمہ و تباہ
بڑھ کر نگاہ کرتے تھے دشتِ قتال کو
اصغرؑ کی تھی تلاش ہر اک خورد سال کو

عبداللہؑ حسن بھی کھڑا کرتا تھا نگاہ — ناگاہ اس نے دور سے دیکھا یہ ماجرا
پھر بلبلا کے ماں کو پکارا وہ رشک ماہ (۳۶) — اماں یہ کون لوٹ رہا ہے زمیں پہ آہ
میری بہن سکینہؑ کے بابا کدھر گئے
اصغرؑ پھرے نہ رن سے بچے یا کہ مر گئے

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com

لیٹا ہوا ہے دھوپ میں سایہ کون خستہ تن — کیا یہ مرے چچا کی طرح سے ہے بے وطن
دیوائے بے کسی نہ پسر ہے نہ یاں بہن (۳۷) — مر جائے گا تو کون اسے دے جائیگا کفن
انساں خدا سے کیا یہ نہیں لوگ ڈرتے ہیں
کیوں خون بندگان الٰہی کا کرتے ہیں

ماں رو کے بولی کیا کہوں کیا پوچھتا ہے لال — واری ترا چچا ہے تو ہے یہ لہو میں لال
ناطاقتی کا زور ہے قوت کا ہے زوال (۳۸) — بھیجوں کسے مدد کو کہ ہو تم تو خورد سال
افسوس بھوک پیاس سے تم بے قرار ہو
کیوں کر کہوں کہ جا کے چچا کے نثار ہو

جھولے میں تھے یہ زور جناب امیرؑ کے — تکیے کے نیچے رکھ دیا اژدر کو چیر کے
رستم ہوئے غلام شہ قلعہ گیر کے (۳۹) — کیوں تم بھی پوتے ہو اسی شیر قدیر کے
بابا حسنؑ چچا تیرا شاہ شہید ہے
www.emarsiya.com
گر تم بھی ایسے کام کرو کیا بعید ہے

مردوں کو تیغ چاہیے میدان چاہیے — شیروں کو برچھیوں کا نیستان چاہیے
آقا کا فدویوں کو سدا دھیان چاہیے (۴۰) — ہر وقت سرخروئی کا سامان چاہیے
دل جن کے ہیں حسینؑ کے جب بھرے ہوئے
پھرتے ہیں ہاتھ پر وہ سر اپنا دھرے ہوئے

شیر خدا کے چھوٹے بڑے شیر ہوتے ہیں — بچے بھی آبرو کے لیے جان کھوتے ہیں
ماموں کے شیر خوار تلک رن میں سوتے ہیں (۴۱) — خاطر ہے جمع آپ بھی حیدرؑ کے پوتے ہیں
واری ارادہ شرط ہے کار ثواب میں
حصہ دھرا ہوا ہے خدا کی جناب میں

آمین کہہ کے اس نے کہا ہو نہ کھاؤ غم — تم دودھ بخشو ہم سے بھی نانا کی لو قسم
اماں ابھی تو ہوتے ہیں صدقے چچا پہ ہم (۴۲) — مجھ کو خبر نہ تھی کہ ہے مولا پہ یہ ستم
لو میرے یہ چچا ہیں شہ مشرقین ہیں
ہے ہے یہ میرے قبلہ و کعبہ حسینؑ ہیں

www.emarsiya.com

ملبوس آخری اُسے ماں نے پنہا دیا (42) فرزند نامراد کو دولہا بنا دیا
بخشا جو دودھ پیاس کا صدمہ بھلا دیا (43) سر تا قدم بلائیں لیں اور پہنا دیا
تیرے سبب سے کنبے میں اب میں عزیز ہوں
آگے تو ماں بھی آپ سے تیری کنیز ہوں

لو واری اماں جاؤ سدھارو روانہ ہو جاتے ہی رن میں تیرِ ستم کا نشانہ ہو
مقتل ہو خواب گاہ فلک شامیانہ ہو (44) صغریٰ کی پائنتی ہو تمہارا سرہانہ ہو
کھیلے جو وہ بہشت میں تو اس کے ساتھ ہو
دامن ہو اس کے کرتے کا اور تیرا ہاتھ ہو

جھک جھک کے اہلِ بیتؑ کو اس نے کیا سلامؑ لیکر سلام دوڑ کے لپٹے حرمؑ تمام
زینبؑ پکاری بھائی خدارا پسر کو تھام (45) اب ایک آسرا ہے فقط اور خدا کا نام
وہ بولے مجھکو آرزوئے زندگی نہیں
[illegible] کوئی بھی نہیں

www.emarsiya.com

روکو نہ میرے شیر کو جانے دو جانے دو اصغرؑ کا پہلو سونا پڑا ہے بسانے دو
پیاسے کو میرے دودھ کی طاقت دکھانے دو (46) فاقے میں میرے بچے کو تلوار کھانے دو
یہ تو ازل سے اپنے چچا کا فدائی ہے
لوگو حسنؑ کا لال ہے قاسمؑ کا بھائی ہے

ماں کا اشارہ پاکے حسنؑ کا وہ دلربا مثلِ قرار سب کے جگر سے ہوا جدا
دل میں خدا خدا تو زباں پر چچا چچا (47) بچپن کے دو رفیق تھے اک پیاس اک قضا
مقتل میں رو کے کہتی تھی یہ روحِ فاطمہؑ
ہے ہے حسنؑ کے لال کا ہوتا ہے خاتمہ

اس شان سے رواں پسرِ مجتبیٰ ہوا سر پر حسنؑ کا سبز عمامہ بندھا ہوا
اور بھائی کے قلق میں گریباں پھٹا ہوا (48) ایک ایک قدم پہ حسن دو عالم فدا ہوا
پرتو جو عارضوں کا پڑا دو جہان پر
اک چاند تھا زمین پر ایک آسمان پر

www.emarsiya.com

دشمن پکارے دیکھ کے چہرے کی آب و تاب   لو نکلا برج خیمہ سے ایک اور آفتاب
کس معدن شرف کا ہے یہ گوہر خوش آب (۴۹)   ہے صاف اس میں نور نبیؐ شان بوترابؑ
آئی ندا یہ برج حسنؑ کا ہلال ہے
بن باپ کا پسر زن بیوہ کا لال ہے

اس وقت گرد شاہ کھڑی ہو گئی سپاہ   پہنچا قریب اتنے میں برج حسنؑ کا ماہ
بے دین بولے ٹھہرو وہیں ہم نہ دینگے راہ (۵۰)   آواز دی یتیم نے یارو میرا گناہ
اس سن میں مجھکو اپنی شہادت خوش آئی ہے
سب سے چھڑوا کے الفت شبیرؑ لائی ہے

دیکھیں گے ہم ضرور جمال شہ امم   واللہ حوصلہ ہے بہت گو کہ سن ہے کم
واقف ہیں میرے نام و نسب سے عرب عجم (۵۱)   جد میرا وہ ہے جس نے کہ اللہ کی قسم
بت سے خدا کو کفر سے دیں کو جدا کیا
باطل سے حق کو شک سے یقیں کو جدا کیا

www.emarsiya.com

مادر مری بہو ہے پیمبرؐ کی خوش سیر   زینبؑ پھپھی ہے خواہر سلطان بحر و بر
بابا وہ ہے کہ زہر ملا جس کو بیشتر (۵۲)   عمو وہ ہیں کہ پیاسے تڑپتے ہیں خاک پر
ادنیٰ غلام ان کا میں ہوں اور فدائی ہوں
پامال جس کی لاش ہوئی اس کا بھائی ہوں

دشمن پکارے نام و نسب سے سنا ہوا   پھر جاؤ گھر حسینؑ ہے غش میں پڑا ہوا
اب تم یقین جانو کہ بے سر چچا ہوا (۵۳)   عرصہ نہیں گلے سے ہے خنجر ملا ہوا
نوبت بجے تو آنسو بہانے کو آئیو
عابد کے ساتھ لاش اٹھانے کو آئیو

یہ بات سن کے اور بھی تڑپا دل و جگر   آخر نجف کو پھر کے پکارا وہ بے پدر
دادا یتیم پوتے کی مشکل کشائی کر (۵۴)   اک نعرہ شیر کا ہوا فوراً ادھر ادھر
آواز شیر سن کے وہ لشکر جو ہٹ گیا
یہ دوڑ کر چچا کے گلے سے لپٹ گیا

www.emarsiya.com

رو کر پکارا ہائے چچا بے وطن چچا زخمی چچا غریب چچا خستہ تن چچا
بولو تو کچھ زباں سے مرے کم سخن چچا (۵۵) جلتی ہوئی زمیں پہ ہے فرش بدن چچا
افسوس ہے کب آئے ہیں پہلو میں آپ کے
جب پیاس سے زباں نہیں قابو میں آپ کے

کیوں کر یہ خون بند ہیں بے دست و پا کروں ہے ہے چچا کی آنکھ نہیں کھلتی کیا کروں
اللہ ان کی موت کی کیا میں دوا کروں (۵۶) آقا کو ہوش آئے تو سجدہ ادا کروں
اس دم ثواب روز کشائی لے کوئی
اک بوند پانی منہ میں چوانے کو دے کوئی

پھر زخم جو گنے گئے اس نے وہ گن لئے اتنے ہی ٹکڑے اپنے عمامہ کے بھی کئے
اور ظالموں کو واسطے اللہ کے دیئے (۵۷) یعنی مری مدد کرو اللہ کے لئے
آرام دو جگر کو رسولِ الٰہ کے
بند ہوا لو زخم سبطِ رسالت پناہ کے

www.emarsiya.com

یوں چار سو جو رو کے پکارا وہ دل حزیں ہاتھوں سے دل کو تھام کے اٹھ بیٹھے شاہِ دیں
معصوم کی جبیں پہ زخمی خوں بھری جبیں (۵۸) بولے یہ کیا غضب کیا اے میرے نازنیں
کیوں آئے تم یہاں تو ہے بلوا حسینؑ پر
وہ بولا صدقہ ہو گا شہِ مشرقین پر

ناگاہ چنے عمر نے کئی شخص تیغ زن اک سر کے کاٹنے کے لئے پہنچے بارہ تن
لپٹا حسینؑ سے وہ جگر گوشۂ حسنؑ (۵۹) منہ کر کے سوئے خیمہ کیا رو کے یہ سخن
دیکھو بہن سکینہؑ یہ جلاد آتے ہیں
دیکھو پھوپھی چچا پہ یہ نیزے لگاتے ہیں

القصہ آئے بارہ مخالف ادھر ادھر اس میں سے ابن کعب بڑھا تیغ کھینچ کر
اللہ رے حسنؑ کے جگر بند کا جگر (۶۰) کر تا لقا کے چاند سا سینہ کیا سپر
استادہ یوں وہ پیش امام امم ہوا
قد اس کا شانہ کو حفظِ خدا کا علم ہوا

www.emarsiya.com

آگے سے آیا سوئے قفا قاتلِ شریر　　پشت و پناہِ شاہ ہوا یہ مہِ منیر
پہلو میں شہ کے پہنچا جو وہ دشمنِ قدیر (۶۱) شانے سے یہ لپٹ کے بنا جوشنِ صغیر
روحِ حسنؑ یہ کہتی تھی اس نورِ عین کو
ہاں اے پسر بچا میرے بھائی حسینؑ کو

قاتل کے ساتھ پھرنے میں جو سست ہو گیا　　آخر بڑھا کے ہاتھوں کو جلاد سے کہا
خوفِ خدا تجھے نہیں اے دشمنِ خدا (۶۲) ہے ہے تو کس کے قتل کے درپے ہے بےحیا
سیّد عیال دار یہ شاہِ غیور ہے
یہ تو بتا چچا کا مرے کیا قصور ہے

وہ ننھے ہاتھ اٹھائے ہوئے تھا یہ کہہ رہا　　غصے سے قہر تیغ لگاتا تھا بےحیا
بے گوشت ہاتھوں کا تا استخواں کٹا (۶۳) کہنی پہ پوست رہ گیا باقی جاب سا
اس پوست میں کٹی ہوئی باہیں لٹکتی تھیں
اور ان سے خون کی بوندیں ٹپکتی تھیں

www.emarsiya.com

گرنے لگا پھرنے لگا گردِ شاہِ دیں　　باہیں لٹکتی پوست کے اندر سنبھال لیں
اور پیار سے حسینؑ کے گیسو میں ڈال دیں (۶۴) منہ مل کے منہ سے بولا چچا رویئے نہیں
اب ہم وداع ہوتے ہیں دنیا سے جاتے ہیں
رو کر حسینؑ بولے چلو ہم بھی آتے ہیں

یہ سن کے وہ تو جانبِ کوثر رواں ہوا　　تنہا حسینؑ رہ گئے پھر وا مصیبتا
مظلوم ایک اور وہ ظالم ہزار ہا (۶۵) جلتی زمیں پہ زخمی بدن وا محمدا
آتی تھی یہ ندا کہ نبیؐ کا نواسا ہوں
پانی دو پانی مجھکو کہ دو دن کا پیاسا ہوں

سینے سے تین پھل کا جو ناوک گذر گیا　　دل کو پکڑ کے لوٹ گئے رن میں مرتضا
پیکان حلق پر ابوایوب کا پڑا (۶۶) خولی نے تیغ سر پہ لگائی بصد جفا
خولی نے ظلم تازہ کیا نیزہ مار کر
سیّد کا تاج لے گیا سر سے اتار کر

www.emarsiya.com

غش ہو گئے زمین پہ شبیرؑ قبلہ رو — زخموں کی طرح منہ سے بھی جاری ہوا لہو
تب دست شمر چوم کے کہنے لگے عدو (۶۷) — فرصت کا ایسا وقت کبھی پائے گا نہ تو
زینبؑ پکارتی ہے کہ غش آیا بھائی کو
ہاں لوٹ لو نبیؐ و علیؑ کی کمائی کو

لشکر سے شمر آیا جہاں سے رسولؐ آئے — قاتل نے چاہا پشت بخاک آپ کو لٹائے
زہراؑ نے دونوں ہاتھ بزیر بدن بڑھائے (۶۸) — سینے پہ چڑھ کے سر کو لگا کاٹنے وہ ہائے
سر کٹ گیا تو تھام کے گیسو اٹھا لیا
مردے کو فاطمہؑ نے گلے سے لگا لیا

سر پیٹنے کی جا ہے اب آگے کہوں میں کیا — چڑھتا ہے نیزے پر سر سلطانِ کربلا
تاراجیِ خیام کو جاتے ہیں اشقیا (۶۹) — پر آگے آگے شمر ستمگار ہے چلا
بس اے دبیرؔ حشر ہے اب کائنات میں
سادات کی ردائیں ہیں اعدا کے ہاتھ میں

www.emarsiya.com
www.emarsiya.com